رجسٹرڈ ایل نمبر ۰

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ط

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے

بیا در بزم مستانا نہ بینی عالم دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر ماہ کی ۷ تاریخ کو شایع ہوتا ہے۔

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شرح قیمت جو پیشگی یکمشتگی عوام سوصہ خواص عہ ہندوستان سے باہر غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے عہ

مکرر اوقات تقرر کرسی و بیٹے یہ مجموعہ بینار المسیح کا نقشہ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ! دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی!

جلد ۱۹ | مورخہ ۷۔ اپریل ۱۹۱۵ء عیسوی | نمبر ۱۳

تریاق طاعون

ملک میں طاعون کے ذریعہ سے جو تباہی آرہی ہے وہ سب جانتے ہیں۔ اس سال خصوصیت سے طاعون کثرت سے منشاء الٰہی کے ماتحت پھیلا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے اسلئے طاعون کے علاج سے مایوس ہونا مومن کا کام نہیں۔ حضرت مولانا مولوی عبید اللہ صاحب (جو ایک تجربہ کار پرانے طبیب ہیں اور ہماری جماعت ان کے نام نامی سے واقف ہے) نے طاعون کا ایک مجرب علاج تجویز کیا ہے یہ گولیاں حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنے اور مریضان طاعون کو حالت مرض میں دینے سے بھی خدا کے فضل سے بہت مفید اور نافع ثابت ہوئی ہیں یہ ان گولیوں کو مولانا ممدوح کی زیر نگرانی طیار کیا ہے۔ ہر گھر میں ان کا رہنا مفید ہے

قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ چار آنہ عہ

درخواستیں معرفت دفتر الحکم قادیان ہونی چاہئیں۔

ضیاء الاسلام مشین پریس میں باہتمام عبد الرحمن پرنٹر کے چھپکر شیخ یعقوب علی ایڈیٹر کیلئے قادیان سے شایع ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جبتک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں انکو بچاؤں گا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ جو میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنیکے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ انکا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونیکے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونیکے دور ہے اور باوجود ایک ہونیکے اسکی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کیطرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آئے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے خیالات تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اسپر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کیوقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کیساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑھ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اسکے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اسکی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان ...... دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں جدائی نہ رہے اور تمہاری اسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کروگے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا۔ جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس پر عمل کرے۔ اور اسکی رضاء کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھکر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید کو زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور انپر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بنجاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اسکی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ انکی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے انپر تکبر! ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کیطرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اسکے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تمنے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اسکی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کیساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اسکی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اسکو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ۔ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خودپسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لایق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہمنے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جسکے بعد وہ تمہیں زندہ کریگا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کیساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو سچے ہو کر جھوٹے کیطرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کیلئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو۔ کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرتمند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کیطرح گرتے ہیں۔ اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بےخبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملیگا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بنجاوے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کیساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک کہ آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائینگے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن۔ اور آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تاکہ آسمان پر تم نجات

یا منہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے **نجات یافتہ کون ہے؟** جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے **مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے** اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس **مسیح موعود** کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کیلئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کیلئے ایک مسیح نہ دیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کیلئے دیا گیا تھا اسی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم موسیٰ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اولیٰ کھو چکے تھے۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے۔ مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر۔ مثیل موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم سے بڑھ کر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا (یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ موسیٰ سے چودھویں صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا تھا۔ دیکھو یہودیوں کی تاریخ) جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا۔ **وہ میں ہی ہوں** خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے نادان ہے وہ جو اس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اسکے مقابل پر اعتراض کرے۔ کہ یوں نہیں بلکہ یوں چاہئیے تھا۔ اور اس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ ظاہر کیا ہے جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں از انجملہ طاعون بھی ایک نشان ہے پس جو شخص مجھ سے سچے دل سے بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اسکی شفاعت کرے گی **سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔** آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ سچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کیساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لایق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی امر مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضایع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضایع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو **ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔** زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دیگا سو تم اس کو مت چھوڑو۔ ورنہ ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائیگا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا۔ اور حسرت سے مریگا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب کچھ اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اسکے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اسکو عزت دیتا ہے۔ وہ اسکو بھی عزت دیتا ہے۔

پیغام صلح

(نمبر اول)

خواجہ کمال الدین صاحب آجکل حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کے ارشاد کے خلاف (جنکی بیعت ارشاد کا ان کو دعویٰ ہے) غیر احمدیوں سے چندہ لینے کیلئے ہندوستان میں سفر کر رہے ہیں اور بعض بعض مقامات پر انہوں نے حضرت اولوا العزم کے دامن سے وابستہ احمدیوں پر بھی اپنا اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

خواجہ صاحب نے ہندوستان پہونچکر سلسلہ کے متعلق جو پہلا کام کیا وہ تو ان کے **اسباب اختلاف کا لیکچر** تھا اور جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی **شخصیت پر حملے کئے**

ان کا خیال تھا کہ میرے اس رسالہ کے ذریعہ احمدی قوم میں ایک تہلکہ مچ جائیگا۔ اور اس سرے سے اس سرے تک لوگ دوڑ دوڑ کر خواجہ صاحب کے ساتھ ہو جائینگے۔ مگر القول الفصل نے نہ صرف اسباب اختلاف کی بیہودگی [illegible] ایک خاص حمیت پیدا کر دی اور بہت سی [illegible] دامن خلافت سے وابستہ ہوں۔ خواجہ [illegible] اثر اور جذب کا ایک غلط اندازہ کیا ہوا تھا اور [illegible] جماعت کے ایمان اور غیرت کو بھی غلط قیاس [illegible] بہرحال انہیں اتنا معلوم ہو گیا کہ **جماعت ایمانی غیرت کے بلند منار پر کھڑی ہے** ۔ اور انہیں زبان کی چالاکیاں [illegible] قابو نہیں کر سکتیں جب وہ ادھر سے مایوس ہوئے تو انہوں نے ان حصوں کی طرف سفر اختیار کیا جو مرکز سے دور ہیں اور اس سفر میں انہوں نے اپنا نصب العین یہ بھی قرار دیا کہ مختلف راہوں سے **احمدیوں کو خلافت کے متعلق شکوک پیدا کریں** اور اپنے آپ کو **صلح کا دیوتا** ظاہر کریں۔ مجھے خواجہ صاحب کے اس سفر کے حالات کے متعلق کافی میٹریل مل چکا ہے اور اگر ضرورت پڑی تو میں بعض امور کو پبلک کر دونگا سر دست مجھے ایک خاص امر کے متعلق بحث کرنا ہے جو انہوں نے قریباً ہر جگہ ظاہر کیا کہ

میں صلح کرانے آیا ہوں

کاش خواجہ صاحب صلح کی حقیقت سے واقف ہوتے اور ان کے دل میں خدا کے قائم کردہ سلسلہ کے لئے محبت اور رحم کے جذبات

یافتہ بن جاؤ - اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی - بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ **نجات یافتہ کون ہے** ؟ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے - اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے **مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے** اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اسکی روحانی فیضرسانی سے **اس مسیح موعود** کو دنیا میں بھیجا جسکا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کیلئے ضروری تھا - کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کیلئے ایک مسیح نہ دیا جاتا - جیسا کہ موسوی سلسلہ کیلئے دیا گیا تھا اسی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم موسیٰ نے وہ متاع پالئے جسکو قرون اولےٰ کھو چکے تھے - اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پالئے جسکو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا - اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قایم مقام ہے - مگر شان میں ہزار ہا درجہ بڑھکر مثیل موسیٰ سے بڑھکر اور مثیل ابن مریم سے بڑھکر اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا (یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ موسیٰ سے چودھویں صدی کے سر پر عیسیٰ ؑ ظاہر ہوا تھا - دیکھو یہودیوں کی تاریخ) جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا - **وہ میں ہی ہوں** خدا تعالےٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے نادان ہے وہ جو اس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اسکے مقابل پر اعتراض کرے - کہ یوں نہیں بلکہ یوں چاہیئے تھا - اور اس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ ظاہر کیا ہے جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں از انجملہ طاعون بھی ایک نشان ہے پس جو شخص مجھ سے سچے دل سے بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اسکی شفاعت کرے گی **سو اے وے تمام لوگو ! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو** - آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے - سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو - اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کیساتھ پورے کرو - ہر ایک جو زکوٰۃ کے لایق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی امر مانع نہیں وہ حج کرے - نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا - جو تقویٰ سے خالی ہے - ہر ایک نیکی کی جڑ تقوےٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضایع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضایع نہیں ہو گا - ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو **ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ** - زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی - اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے - اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دیگا سو تم اس کو مت چھوڑو - اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ - اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ - سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو - کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں - اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو - اور گالیاں سنو اور شکر کرو - اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو - تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو - ہر ایک جو تم میں سست ہو جائیگا وہ ایک گندی چیز کیطرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا - اور حسرت سے مریگا - اور خدا کا کچھ بگاڑ نہیں سکیگا - دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے - اگرچہ سب کچھ اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اسکے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے - جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اسکو عزت دیتا ہے - وہ اسکو بھی عزت دیتا ہے -

---

تازہ تصنیف سوانحعمری حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

یہ سوانحعمری پنجابی نظم میں منشی جھنڈے خاں نے بڑی محنت و جانفشانی سے لکھی ہے نہایت درد انگیز نظم ہے اور دلچسپ اس قدر ہے کہ بغیر ختم کئے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ اس میں پیارے نبی کے پیارے حالات کو نہایت ہی اعلےٰ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے - حضرت خلیفۃ اول اور ثانی رضی اللہ عنہم نے بھی اس کتاب کو پسند فرمایا اور اسکے خریدنے کے لئے اپنی جماعت کو حکم دیا ہے اسلئے اس کتاب کا خریدنا نہایت ہی کار ثواب میں داخل ہے نیز اس کتاب کے پڑھنے سے مومن کا ایمان مضبوط ہو جاتا ہے نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت صرف ۸ / ،

(ملنے کا پتہ) منشی جھنڈے خاں مدرس بھیرہاں ضلع گورداسپور،

پیغام صلح

(نمبر اوّل)

خواجہ کمال الدین صاحب آجکل حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کے ارشاد کے خلاف (جنکی بیعت ارشاد کا ان کو دعوےٰ ہے) غیر احمدیوں سے چندہ لینے کیلئے ہندوستان میں سفر کر رہے ہیں اور بعض بعض مقامات پر انہوں نے حضرت اولوالعزم کے دامن سے وابستہ احمدیوں پر بھی اپنا اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے -

خواجہ صاحب نے ہندوستان پہونچکر سلسلہ کے متعلق جو پہلا کام کیا وہ تو ان کے اسباب اختلاف کا لیکچر تھا اور جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی

شخصیت پر حملے کئے

ان کا خیال تھا کہ میرے اس رسالہ کے ذریعہ احمدی قوم میں ایک تہلکہ مچ جائیگا - اور اس سرے سے اس سرے تک لوگ دوڑ دوڑ کر خواجہ صاحب کے ساتھ ہو جائینگے - مگر القول الفصل نے نہ صرف اسباب اختلاف کی بیہودگی کو ظاہر کیا بلکہ قوم میں ایک خاص حمیت پیدا کر دی اور بہت سی سعید روحوں کو توفیق دی کہ وہ دامن خلافت سے وابستہ ہوں - خواجہ صاحب نے دراصل اپنے اثر اور جذب کا ایک غلط اندازہ کیا ہوا تھا اور انہوں نے احمدی جماعت کے ایمان اور غیرت کو بھی غلط قیاس سے دیکھا تھا - بہر حال انہیں اتنا معلوم ہو گیا کہ **جماعت ایمانی غیرت کے بلند منار پر کھڑی ہے** - اور اسے زبان کی چالاکیاں قابو نہیں کر سکتیں - جب وہ ادھر سے مایوس ہوئے تو انہوں نے ان حصوں کیطرف سفر اختیار کیا جو مرکز سے دور ہیں اور اس سفر میں انہوں نے اپنا نصب العین یہ بھی قرار دیا کہ مختلف راہوں سے

احمدیوں کو خلافت کے متعلق شکوک پیدا کریں

اور اپنے آپ کو صلح کا دیوتا ظاہر کریں - مجھے خواجہ صاحب کے اس سفر کے حالات کے متعلق کافی میٹریل مل چکا ہے اور اگر ضرورت پڑی تو میں بعض امور کو پبلک کرونگا - سردست مجھے ایک خاص امر کے متعلق بحث کرنا ہے جو انہوں نے قریباً ہر جگہ ظاہر کیا کہ

میں صلح کرانے آیا ہوں

کاش خواجہ صاحب صلح کی حقیقت سے واقف ہوتے اور ان کے دل میں خدا کے قایم کردہ سلسلہ کے لئے محبت اور رحم کے جذبات

ہوتے یا خدا کے مامور و مسیح کے اغراض بعثت سے واقفیت ہوتی تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ ان کا یہ دعوےٰ خیالی اور خوش کن ہے۔ شریف الطبع احمدی جب خواجہ صاحب کے منہ سے نرم نرم باتیں سنتے ہیں کہ وہ صلح چاہتے ہیں۔ اور سلسلہ کیلئے بیجا درد مندی کا اظہار کرتے ہیں۔ تو حیران ہو جاتے ہیں۔ میں ایسے دوستوں کیلئے اور عام جماعت کے فائدہ کیلئے اس پیغام صلح کی پولیسی کی حقیقت کھولدینا ضروری سمجھتا ہوں۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ خواجہ صاحب پیغام صلح دینے کیلئے بہت کچھ زبان کشائی کر سکتے ہیں اور وہ صلح کے اس درجہ تک خواہشمند ہیں کہ سلسلہ کی خصوصیات کو مٹا کر وہ

غیر احمدیوں سے بغلگیر ہو سکتے ہیں!

لیکن اس کے ساتھ ہی یہ امر واقعہ ہے کہ خواجہ صاحب

اپنوں کو پیغام جنگ دینے کے عادی ہیں

خواجہ صاحب اسکا انکار کرینگے تو یہ میرا اخلاقی فرض اور ذمہ داری ہے کہ میں اسے ثابت کر دکھاؤں۔ وہ خواجہ صاحب کی ان میٹھی میٹھی باتوں کو حسن ظن کی وجہ سے حقیقت پر محمول کرتے ہیں انہیں معلوم رہنا چاہیئے کہ انکا پیغام صلح دراصل ایک

میٹھی چھری ہے!

جس سے وہ تعلقات محبت وارادت کو سلسلہ عالیہ سے قطع کرانا چاہتے ہیں اور وہ غیرت اور حمیت جو سلسلہ کی خصوصیات کے لئے سالہاسال کے اندر پیدا ہوئی ہے وہ جاتی رہے۔

خواجہ صاحب نے یہ پیغام صلح چند سال ہوئے لاہور میں آریوں کو پیشکش کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس رنگ میں پیغام صلح لکھا تھا۔ اُسے آریوں نے بھی محسوس کیا۔ مگر قبل اسکے کہ آریہ سماج یا ہندو سبھا کی طرف سے کوئی آواز اٹھتی خواجہ صاحب نے ایک پبلک جلسہ میں

خدا کی حلال کردہ شئے کو اپنے لئے حرام کر لیا

خدا کے لئے غور کرو کہ جس انداز اور مستحسن طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیغام صلح لکھا تھا اور جس رنگ میں آپ نے صلح کے طریق کو پیش کیا تھا وہ خدا کے برگزیدہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت وصداقت کو قائم کرنیوالا تھا۔ مگر خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام و ارشاد پر تقدم کر کے ایک بات کا اعلان کیا جو کہ وہ منشاء الہی اور منشاء مامور کے نیچے نہ تھا۔

اس میں پوری ناکامی ہوئی!

خواجہ صاحب کو خیال تھا کہ وہ اس طریق پر ہندوؤں میں ہر دل عزیزی حاصل کرینگے۔ چنانچہ اس مقصد کو لیکر انہوں نے کرشن اوتار وغیرہ رسالے لکھے۔ اور وید و قرآن کریم پر لیکچر دیئے۔ سوامی دیانند صاحب کی مدح وثنا کی مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ پھر خواجہ صاحب کی رگ حمیت اور ٹالرنشن کے جذبہ نے دوسرا ظہور فرمایا۔ اور انہوں نے

غیر احمدیوں سے صلح کر لینی چاہی اس سلسلہ

میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ مخفی نہیں الحکم نے اسی وقت بھی قوم کو آگاہ کیا اور ۱۹۱۱ء کے الحکم کا فایل شہادت دے سکتا ہے کہ اسی نے احمدیت کی خصوصیت کو خواجہ صاحب کے ہاتھوں بچانے کیلئے کن مصیبتوں سے گذر ناگوار کر لیا۔ خواجہ صاحب نے بارہا کہا اور شاید یہ صدائے بے ہنگام بلند ہوتی رہیگی کہ

میں احمدیت کیلئے راستہ صاف کرتا ہوں

مگر حقیقت یہ ہے کہ پنڈال میں جو لوگ باوجود آزاد خیالی اور کل الرائے ہونے کے خواجہ صاحب کی تعریف کرتے ہیں وہ احمدیت کے قبول کرنیسے ڈرتے ہیں۔ یہانتک کہ خواجہ صاحب والی احمدیت بھی انہوں نے اختیار نہ کی۔ کیونکہ اس میں تو وہ پابندیاں اور خصوصیات ضروری نہیں سمجھی گئی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ احمدیت میں ہیں۔

غیر احمدیوں سے ملنے کا نصب العین خواجہ صاحب قائم کر چکے تھے۔ اور اس کے حاصل کرنے کیلئے

انہوں نے اپنوں سے بگاڑ شروع کیا

اور اس بگاڑ کو یہانتک ترقی دی کہ آخر موقع پاتے ہی وہ

اپنے دوستوں کو لیکر جماعت توڑنے پر آمادہ ہوگئے

حضرت خلیفۃ المسیح رضی کی وفات کے بعد جو پارٹ ان کے رازدار دوستوں نے ظاہر کیا ہے وہ اب مخفی نہیں۔ خواجہ صاحب پنجاب سے دور جا کر اپنی صلح پسند پولیسی کا اظہار کرتے ہیں مگر کیا یہ واقعات صحیح نہیں کہ اب تک انہیں اتنی بھی توفیق نہیں ملی کہ حضرت اولوالعزم کو ایک خط کے ذریعہ اپنے خیالات سے اطلاع دیتے۔ یہ نکتہ تمام جماعت اور ان تمام دوستوں کے لئے قابل غور ہے جنکے سامنے خواجہ صاحب بطور ایک

صلح کے دیوتے کے نمودار ہوئے ہیں!

کہ اگر وہ حضرت صاحبزادہ صاحب یا حضرت کے خاندان سے ایسی ہی محبت وارادت رکھتے تھے تو کس چیز نے ان کو بذریعہ خط اظہار خیالات سے روکا۔ چار پانچ مہینے کے اندر ایک پیسہ کارڈ کیلئے بھی کیا انہیں [illegible] قادیان نہ [illegible] تو وہ ایک مخلص اور غریب مزاج جماعت کو متہم کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے کہ وہ ان کی جانی دشمن ہے اور گویا ان کو مار ڈالیگی مگر کیا ڈاک کے ذریعہ اگر وہ خط لکھتے تو کیا وہ خط بیرنگ بناکر واپس کیا جاتا۔ یہ بیہودہ باتیں ایک سمجھدار آدمی کو حیران کر دیتی ہیں۔ خواجہ صاحب کی غرض کبھی سلسلہ میں

صلح وامن نہ تھی!

بلکہ خواجہ صاحب اور ان کے رفقا سلسلہ کے سیاہ وسفید کی باگ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے تھے اور سلسلہ کو اپنے رحم پر چھوڑ دینا پسند کرتے تھے۔ اس کا زبردست ثبوت اب بھی

شرائط صلح میں نظر آتا ہے کہ

خلیفہ اعلان کر دے کہ انجمن کا فیصلہ ناطق ہوگا

مجھکو یہاں انجمن اور خلیفہ کے اختیارات پر بحث نہیں کرنا بلکہ قوم کو یہ دکھانا ہے کہ یہ کوتاہ آستین کیا کیا دراز دستی کرنیکو طیار ہیں

اور بھیڑوں کے لباس میں بھیڑیئے ہیں؟

اسلئے قوم کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی باتوں پر توجہ نہ کرے۔ اور ان مسی صورتوں سے دھوکا نہ کھاوے۔ یہ لوگ سلسلہ کا گلا گھونٹنا چاہتے ہیں اور اپنی ذاتی اغراض پر اس کو قربان کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی غرض صلح وارادت نہیں علاوہ بریں یہ بھی ایک دھوکا ہے ہمارے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حق کے مقابلہ میں صلح کیا ہوتی ہے؟ جو حق ہے اس کو قبول کر لینا ہی صلح ہو سکتی ہے اسکے خلاف بغاوت ہے جو خدا کو پسند نہیں میں اگلے نمبر میں اس صلح کی حقیقت سے انشاء اللہ ناظرین کو آگاہ کرونگا (باقی دوسرے نمبر میں)

آپ ترقی اسلام کیطرف توجہ کریں

خدا آپکے ایمان واموال میں ترقی دیگا

حضرت فضل عمرؓ کی خلافت کے ساتھ جس کام کرنیوالی انجمن کی بنیاد رکھی گئی اور جس نے تھوڑے عرصہ میں بہت کام کر دکھایا ہے جو آئندہ سلسلہ عالیہ کی اصل اغراض کو پورا کرنے کے نیک ارادے رکھتی ہے وہ جو اپنے اغراض ومقاصد کے مطابق

ترقی اسلام

کے موزون ومناسب نام سے موسوم ہے۔ آج ہم قوم کو اس انجمن کی طرف پھر توجہ دلاتے ہیں۔ ہم کو علم ہے کہ قحط سالی نے ہماری مخلص اور غریب جماعت کی محدود آمدنی پر مزید بوجھ ڈالدیا ہے ہم کو علم ہے کہ غیر مبایعین کے قطع تعلق کرنے اور مسیح موعود کے قائم کردہ کاروبار کو روکنے کی کوششوں نے آپ کی جیبوں پر اثر کیا ہے ہم جانتے ہیں کہ خلافت ثانی کا ساتھ دینے والوں میں سے اکثر نے ایثار کا قابل

تقلید کا نمونہ دکھایا ہے اور بعض دوستوں نے تو اپنے چندوں کو ڈیوڑھا کر دیا ہوا ہے پھر ہم اس سے بھی ناواقف نہیں کہ باوجود مشکلات و مالی تنگی کے آپ نے بڑے استقلال کے ساتھ ابتلاؤں کا مقابلہ کیا ہے اور قادیان کے کاروبار چلانے میں حسب استطاعت مدد دی ہے۔ مگر باوجود اس علم کے ہم آپ ہی کو مخاطب کرنا آپ ہی سے مخاطب ہونا قرین صواب اور موجب برکت خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ خدا کے فضلوں کی بارش سب سے پہلے آپ ہی کے دروو دیوار پر ہو۔ آسمان سے باران رحمت کا نزول سب سے پہلے آپ ہی کے جاذب خیر صحن میں ہو۔

دوستو! خدا کے کام تو ہوں گے اور یقیناً ہو کر رہیں گے مگر مبارک ہے وہ جسے اس خدمت کا موقعہ ملے۔ قابل رشک ہے وہ جسکے اموال راہ مولا میں اسلام ہاں زندہ اسلام یعنی احمدیت کی اشاعت کے لئے خرچ ہوں۔ پس آپ ہمت کریں اور خدا کے کھڑے کئے ہوئے اولوالعزم خلیفہ کے ساتھ ہو کر انجمن ترقی اسلام کے فنڈ کو مضبوط کر دیں آپ کو علم ہونا چاہیئے اس انجمن کے ماتحت اس وقت حیدرآباد دکن۔ بنگال۔ راجپوتانہ۔ سیلون۔ ماریشس لنڈن۔ اور دیگر اضلاع ہندوستان و پنجاب میں باقاعدہ کام ہو رہا ہے۔ آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ اس انجمن نے صرف ایک سال میں جابجا ۱۰ سے ۲۰ پرائمری سکول کھولے ہیں اس کے ماتحت ترجمۃ القرآن انگریزی و اردو کا کام نہایت احسن طور پر ہو رہا ہے۔ انگریزی اور اردو میں نئے نئے ٹریکٹ اور کتابیں شایع ہوئی اور ہو رہی ہیں۔

اس کے علاوہ اس انجمن کے ماتحت مبلغین کالج جیسی قابل قدر درس گاہ کا اجرا و قیام عمل میں آیا ہے۔ اور بالآخر یہی انجمن ہے جس کے ماتحت خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کرنے کا محکمہ قایم ہے اور مفید کام کر رہا ہے۔ پس ہم آپ سے ملتجی ہیں کہ آپ پہلے ان تمام کاموں کی اہمیت اور ان کے متعلق ضروریات پر ایک نظر ڈالیں۔ اور پھر غور کریں کہ یہ تمام کام کس طرح چلا اور کس طرح چلیگا۔

برادران! گزشتہ سال آپ نے اس مد میں صرف ۱۹ ہزار روپیہ دیا جو قریباً سب کا سب خرچ ہو چکا ہے۔ کام کی اہمیت اور ضروریات کی کثرت کے مقابل یہ رقم بہت کم تھی۔ مگر خدا نے اس میں برکت ڈالی اور تھوڑے روپیہ میں بہت کام کر دیا گیا۔ اب خلافت محمود کے ساتھ انجمن ترقی اسلام کا بھی دوسرا سال شروع ہوتا ہے۔ اخراجات پہلے سے زیادہ ہیں اور بڑھ رہے ہیں اور ضرورت ہے کہ آپ ایثار کا نمونہ دکھائیں اور جلدی اس اپیل پر لبیک کہیں۔

دوستو! دنیا کی اقوام زردار اور زرپرست ہیں ان کے کام محض زر پر مبنی اور ان کا بھروسہ روپیہ و پونڈ پر ہے۔ ہمارے آریہ دوست مانتے ہیں کہ آریہ سماج کے اندر لکشمی دیوی کی پرستش ضرور ہوتی ہے۔ ہمارے غلطی خوردہ دوست "ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور ہے" فراموش کر کے احمدیہ پر فتویٰ کفر لگانے والوں کے آگے دست سوال دراز کرنا اور ان سے روپیہ کی خاطر خصوصیات سلسلہ کو قربان کرنا ایک معمولی سی بات تصور کرنے لگے ہیں۔ مگر ہم نہ روپیہ کے پرستار ہیں نہ چاندی و سونے کی خاطر مداہنت کو اختیار کرنے اور اظہار حق سے مصلحتاً احتراز کر سکتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ قادیان کے کام ہوں گے اور آپ ہی کے تھوڑے مگر پاک روپیہ سے ہوں گے۔ اسلئے ہم آپ کو متوجہ کرتے ہیں کہ ترقی اسلام کی فکر کریں تا خدا تعالےٰ آپ کی ترقی کے سامان پیدا کر دے۔

اس اپیل کو ختم کرنے کے ساتھ ہی ہم آپ سے یہ درخواست کرنا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ترقی اسلام کی امداد ایسی ہی رنگ میں کی جائے جس سے

صدر انجمن احمدیہ

کے خزانہ کو کوئی ضعف نہ پہونچے۔ اور لنگر۔ ہائی سکول۔ مدرسہ احمدیہ۔ ریویو۔ مقبرہ بہشتی۔ مساکین یتامیٰ و دیگر صیغہ ہائے انجمن کے چندوں پر اس کا اثر نہ پڑے اور اس طرح نوافل کے لئے خدانخواستہ فرض فقصان نہ ہو جایئں اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین۔ (الفضل)

موجودہ جنگ میں اسلامی اصولوں کی فتح

موجودہ جنگ یورپ اس میں شک نہیں کہ دنیا کے لئے عموماً اور یوروپ کے لئے خصوصاً ایک بلائے عظیم ہے۔ مگر یہ بھی سچی بات ہے کہ اسکے نتائج انشاء اللہ بہت بابرکت اور مفید ہوں گے۔ موجودہ جنگ کے برکات میں بعض اسلامی اصولوں کی زبردست فتح اور اسلام کی طرف ایک خاص توجہ بھی ہے۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے خدا اسے مظفر و منصور کرے مقامات مقدسہ کی حرمت و حفاظت کا جو اعلان کیا۔ اس نے اسلامی دنیا میں ایک خاص اثر پیدا کر دیا ہے۔ زخمیوں کے ہسپتالوں میں مسلمانوں کے لئے نماز کی سہولتیں اور مذہبی کتابوں کی بہم رسانی مزید برآں قابل شکر گذاری امر ہے ایسا ہی جنگ میں مرنے والے مسلمانوں کے لئے خاص قبرستان کا انتظام ایک ایسی بات ہے جسنے اسلامی ہند کے دلوں کی تسخیر میں بعید اثر پیدا کیا ہے۔

اسکے ساتھ ہی یہ امر بھی کچھ کم قابل توجہ نہیں کہ اس جنگ میں بعض اسلامی اصولوں کی خاص فتح ثابت ہو رہی ہے۔ کثرت ازدواج کا مسئلہ یہ جنگ آسانی سے حل کر دیگی اور انسداد مسکرات کا جو اثر پیدا ہوا ہے اسکی نظیر بہت کم ملیگی۔ دول متحدہ نے انسداد مے نوشی کے لئے جو کوشش کی ہے وہ ہمیشہ قابل قدر رہیگی۔ اسلام نے شراب کی حرمت پر جس شد و مد سے بحث کی ہے اور جنگوں کے سلسلہ میں اس مضمون پر قرآن نے جس بلند پردازی سے بحث کی ہے وہ بجائے خود ایک مبسوط مضمون ہے اس وقت مجھے صرف ان کوششوں کا مختصر ذکر برقی خبروں کے ذریعہ کر دینا ہے جو انسداد مے نوشی کے متعلق ہو رہی ہیں اور یہ اسلامی صداقت کی ایک زبردست فتح ہے۔

(لنڈن یکم اپریل) ملک معظم ایک چٹھی میں جو مسٹر لائڈ جارج کے نام ہے فرماتے ہیں:۔ کہ اسلحہ سازی کے کارخانوں کی نازک حالت تاوقتیکہ اس کے برخلاف زبردست انسدادی تدابیر اختیار نہ کی جائینگی رو باصلاح نہیں ہو گی۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ساری خرابی شراب خوری کی وجہ سے ہے اور شراب خوری نے ہی ضروری کمک کی روانگی اور ہماری بہادر اور جری فوج کیلئے جو میدان جنگ میں لڑ رہی ہے امدادی اشیاء بہم پہونچانے کو تعویق میں ڈال رکھا ہے اگر شراب خوری اسی طرح جاری رہی تو اسکا یہ نتیجہ ہو گا کہ جنگ کی تشاویش اور تکالیف اور طوالت بکڑ جائینگی اگر مناسب معلوم ہو تو ملک معظم ترک مے نوشی کیلئے بہ نفس نفیس تیار ہیں۔ اور وہ شاہی خاندان میں اسکے نہ استعمال کرنے کی ہدایت جاری کر دینگے۔ تاکہ امیر و غریب کے درمیان کوئی حد فاصل باقی نہ رہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ملک معظم کی اس مثال قایم کر دینے سے بہت سے عہدہ داران سرکاری شہنشاہ معظم کا تتبع کرینگے۔ جس میں وزرا ء اور ججان عدالتہائے بھی حصہ لیں گے۔

(بعد کی خبر) ارل کچنر نے اپنے خاندان میں تا اختتام جنگ مے نوشی کی ممانعت کر دی ہے۔

شہنشاہ جارج کا ترک مے میں ابتدا کرنا مقبولیت کی نظر سے دیکھا گیا ہے اور اس سے کارخانوں کے قلیوں پر بڑا نیک اثر پڑا ہے۔ اکثر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے مے نوشی کی ملکی گتھی سلجھ گئی ہے تمام لوگوں کے دلوں میں خود بخود خواہش پیدا ہو گئی ہے کہ مے نوشی سے پرہیز کیا جائے۔

(۲۔ اپریل) اخبارات نے شایع کیا ہے کہ کثیر التعداد نامی گرامی اشخاص مثلاً لارڈ کوڈری اور لارڈ سٹرہیم نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ترک مے نوشی میں شہنشاہ عالی جاہ کی پیروی کرینگے۔ اور سر چارلس

مکار لکھتے ہیں کہ میں تو چاہتا ہوں کہ شراب خانے سرے سے مسدود ہی کر دیئے جائیں ۔

عذاب الٰہی سے بچو

ہمارے سلسلہ کے اخبارات ایک قسم کے منذر ہیں اور انکا کام ہے کہ وہ وقتی ضروریات کے ماتحت لوگوں کو بھولی بسری باتیں یاد دلاتے رہیں۔ آجکل طاعون شدت سے پھیل رہا ہے اور کثرت کیساتھ خطوط حضرت اولوالعزم کی خدمت میں دعا کی یاد دہانیوں کے آتے ہیں طاعون عذاب الٰہی ہے حضرت اولوالعزم نے مندرجہ بالا عنوان سے ایک مرتبہ ایک اعلان شایع فرمایا تھا۔ آج اسکی تجدید کی پھر ضرورت ہے اس لئے اس خیال سے کہ کوئی سعادتمند فائدہ اٹھائے اس کو پھر درج کیا جاتا ہے احباب دوسروں کو سنائیں اور سمجھائیں ۔ (ایڈیٹر)

عزیزان :۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے من اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ۔ جسنے ہدایت پائی پس جو وہ ہدایت پاتا ہے اسی کی جان کیلئے ہے اور جو گمراہ ہوا پس جو اس نے گمراہی کی اسی کے لئے ہے اور یہ کہ ہم عذاب نہیں کیا کرتے مگر پہلے اس کے اپنا رسول بھیج لیتے ہیں۔ پس موجودہ زمانہ کی تباہیوں اور ہلاکتوں کو دیکھکر کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی مامور ضرور آیا ہے۔ ہندوستان ہی نہیں ساری دنیا پر تباہی آ رہی ہے اور عذاب پر عذاب پہونچ رہا ہے۔ کبھی زلزلہ ہے تو کبھی طاعون اور کبھی ہیضہ ہے تو کبھی سیلاب نئی نئی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں اور مختلف طریقوں سے نوع انسان ہلاک ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں تو خصوصًا زلزلہ اور سیلاب کے علاوہ طاعون نے ہلاکت کا دروازہ ایسا وسیع کر دیا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور قصبوں کے قصبے تباہ اور برباد ہو گئے ہیں۔ ہر سال پانچ سات لاکھ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ آدمی اس قہر الٰہی کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ابتک لاکھوں عورتیں بیوہ اور لاکھوں بچے یتیم ہو چکے ہیں اور ابھی یہ بیماری ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی بڑی تیزی سے اپنا کام کر رہی ہے اور ہر ہفتہ میں بیس ہزار سے زیادہ آدمی اسکی وجہ سے مرتے ہیں۔ پس کیا کوئی دردمند دل ایسا نہیں کہ جو اس کے سبب کو دریافت کرے اور کوئی سعید روح نہیں جو اسکی وجہ معلوم کرے آخر وجہ کیا ہے کہ دنیا پر عذاب کا دروازہ کھولا گیا ہے اور یکلخت ہلاکت کے اژدہا نے اپنا منہ پھاڑ کر ہزاروں لاکھوں انسانوں کو نگلنا شروع کر دیا ہے لوگوں کی عقلوں کو کیا ہوا۔ کہ وہ اس آیت پر غور نہیں کرتے اور دنیا میں اس مامور اور نذیر کو تلاش نہیں کرتے کہ جسکے انکار کی وجہ سے اسقدر ہلاکت دنیا پر آ رہی ہے ابھی طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت میرزا غلام احمد صاحب نے براہین احمدیہ میں شایع کر دیا تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ پر خدا اسے قبول کرے گا اور زبردست حملوں سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کریگا۔ اور یہ کہ امراض تشاع و نفوس تضاع یہ وقت تھا کہ دنیا آرام سے زندگی بسر کر رہی تھی اور کوئی نہ جانتا تھا کہ عنقریب ہلاکت کا بازار اسقدر گرم ہونیوالا ہے لیکن جونہی کہ اس مامور من اللہ کا انکار شروع ہوا اور لوگوں نے آپکی لعنت کی کہ آسمان کانپ اٹھا۔ اور خدا نے اپنے قہری نشان دکھلانے شروع کئے۔ طاعون آیا قحط پڑے زلزلے آئے طاعون آئی۔ غرضکہ بیسیوں قسم کی بلاؤں نے دنیا کو گھیر لیا۔ آپ نے پہلے ہی سے پیشگوئی کر دی تھی کہ تیری جماعت نسبتًا محفوظ رہے گی چنانچہ اس وقت تک سوائے چند ایک کیس کے اس جماعت میں بالکل امن رہا۔ پس کیوں لوگ اپنی جانوں پر رحم نہیں کرتے اور اس صدی کے مجدد کو قبول نہیں کرتے۔ کیا وجہ ہے کہ پہلے زمانہ میں تو اللہ تعالےٰ نے لوگوں کی گمراہی کے وقت مامور بھیجتا تھا۔ لیکن اب نہیں بھیجتا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا رسول سے وعدہ نہ تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کرینگے۔ پھر اس صدی کے سر پر کیوں کوئی مجدد نہ آیا۔ آیا اور ضرور آیا مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا نے اسکے لئے اپنی چمکتی ہوئی اور قہری تلوار کھینچکر دنیا پر حملہ کیا اور اسکے مخالفین کو تباہ اور برباد کیا اور جب تک لوگ اسکی سچائی کا اقرار نہ کرینگے اور طرح طرح کے گند اور فسق و فجور کو جو ان میں پڑے ہیں ترک نہ کرینگے تو خدا کی قہر کی کھینچی ہوئی تلوار برابر ان کو ہلاک کئے چلی جائیگی۔ خدا تعالےٰ بڑا غیور ہے وہ کب برداشت کر سکتا ہے کہ اسکے مامور کا انکار کیا جائے دنیا کی گورنمنٹیں اپنے وزیروں اور سفیروں کی ہتک نہیں برداشت کر سکتیں تو اللہ تعالےٰ اپنے ماموروں کی ہتک کو کیونکر گوارا کرے۔ پس میرے دوستو! میں آپ لوگوں کی خیر خواہی کے طور پر آپکو متوجہ کرتا ہوں کہ خدا کیلئے اپنے بال بچوں پر رحم کرو اور ملک کو اس تباہی اور ہلاکت سے بچاؤ کیونکہ مامور من اللہ کی مخالفت کر کے اپنے ساتھ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو بھی ہلاک کرتے ہو۔ طاعون ملک میں بڑھ رہی ہے اور کون جانتا ہے کہ کس کس کی موت اب کے سال مقدر ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ موت تم پر کا دروازہ بند کر دے خدا کے مامور کے سایہ کے نیچے آکر اسکی پناہ کو ڈھونڈو اور ضد اور ہٹ چھوڑ دو۔ دیکھو آسمان نے رمضان کے مہینہ میں بموجب حدیث صحیح سورج اور چاند کو گہن لگا کر مسیح کی آمد پر دلالت کر دی اور زمین پر طاعون اور زلزلوں نے اسکی سچائی پر مہر لگا دی [illegible] کیوں دیر لگاتے ہو اور حق سے کیوں منہ موڑتے ہو۔

(خاکسار میرزا محمود احمد از قادیان)

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور ہر ایک مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ جو تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے اور اعتقادی قوتوں کا نشو و نما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے اس ضرورت کو پورا کرنیکے لئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے اس میں بامحاورہ ترجمہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور نوٹوں اور ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے

یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضروریات اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو نظر رکھکر لکھے گئے ہیں عاشق قرآن کریم حضرت مولانا حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے درس سے لئے ہوئے نوٹوں اور آپکی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں اور ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں کیا آپنے انکو ابتک نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں اس میں نور اور ہدایت ہے پارہ ۱ سے ۳ تک اور ۱۵ اور ۱۶ پارہ شایع ہو چکے ہیں ہدیہ فی پارہ ۴ ر

(مینیجر الحکم قادیان)

خوش خبری

تمام اطباء اور ڈاکٹروں اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی کی اور موجب مسرت ہوگی کہ حضرت علامہ دوران سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کی بیاض یعنی مجربات نورالدین حصہ سوم چھپکر تیار ہو چکی ہے قیمت ۱۰ار

طبیب حاذق ماہواری طبی رسالہ کے بائیس سالوں کا مجموعہ جو عجیب و غریب طبی مضامین پر مشتمل ہے قیمت فی جلد للعہ علاوہ محصولڈاک

مینجر الحکم قادیان

تریاق قوۃ باہ جریان اور سرعت انزال کا شرط...

اس تریاق کے استعمال سے جریان بالکل دور ہو جاتا ہے تندی باہ اور منی کی افزایش میں لاثانی ہے ... متعلق ایسا ہو جو اس اشتہار میں درج کرنا خلاف تہذیب ہے بدن کو موٹا تازہ اور طاقتور بنا دیتا ہے ...

علاوہ ازیں ۹ خوبیاں اس میں بےنظیر ہیں اول یہ کہ تندرستی کی حالت میں ہر روز نیا لطف دکھاتا ہے (۲) پھر ویسی ہی قوۃ قایم ہو جاتی ہے (۳) دماغ کی طاقت کو بڑھاتا ہے (۴) نزلہ اور زکام کو روک دیتا ہے (۵) اور ریح اور خون) ان طلبوں کو ہر وقت بڑھاتا ہے (۶) دل کو خوشی اور طاقت دیتا ہے اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے (۷) موٹا تازہ بنا دیتا ہے (۸) امساک بغیر کسی منشی اشیاء کے اتنا کرتا ہے جو کسی منشی اشیاء سے ممکن نہیں (۹) کثرت سے پیدا کرتا ہے (۱۰) یبوست کو مٹاتا ہے (۱۱) نگاہ کو تیز کرتا ہے (۱۲) پیشاب آنیکو خوب روکتا ہے (۱۳) پٹھوں کو طاقت دیتا ہے (۱۴) ہر مزاج کے موافق ہے (۱۵) ... دکھانیکے علاوہ موسم سرما میں جاڑا لگنے نہیں دیتا۔ (۱۶) کسی قسم کی تکلیف اور بدمزگی اس کے استعمال ... کے استعمال سے برسوں تک قوۃ بحال رہتی ہے (۱۸) بوڑھوں کو جوان بنا دینا اسی تریاق کا کام ہے ... نوجوان مرد بناتا ہے۔ اگر دنیا بھر میں کوئی مقوی دوا ہے تو اس سے بہتر ایک نہیں جو دوست ... سکتا ہے کہ جب تک اس عالیشان تریاق کے جادو اثر فوائد کو انہوں نے مشاہدہ نہیں فرمایا جب ... تو پھر اس کے غلام ہیں۔ آزما دیں اور دیکھیں کہ قدرت الہی نے اس تریاق میں کیا کیا خوبیاں ... عظیمہ کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ چالیس تولہ ایک آدمی کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اور تولہ سے کم ...

قیمت نصف اثار یا چالیس تولہ للعہ علاوہ محصولڈاک

تریاق قوۃ باہ

(حکیم بصیری فضل احمد موجد رفیق حیات و نایاب انجن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور)

سچائی کا جھنڈ...

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی ...
وہ سماں دکھارہی ہے کہ الامان لیکن ہمار...
پہلے مفت دوا دیتے ہیں اس کا آزماؤ پھر ...
طلسمی فوائد تناسل موجوانی کی غلط...
ہیں نئے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ...
امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً ر...
کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت فی ...
سالی کی وجہ اور جوانی کی غلط کاریو...
اوقات خودکشی تک نوبت پہنچی...
انشاء اللہ وہ ضرور اس کو مفید...
سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل...
سوزن دنل ان۔ دانتوں ...
فی بکس ۴ر

المشتہر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ ... دہلی

بچوں کی تندرستی!

والدین کیلئے ہمیشہ بچوں سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹ ایملشن دینا چاہیئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

تریاق قوۃ باہ جریان اور سرعت انزال کا شرطیہ علاج ہے

اس تریاق کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی دور ہو جاتا ہے یہ تندی باہ اور مسی کی افزائش میں لاثانی ہے۔ ایک راز اس تریاق کے متعلق ایسا ہے جو اس اشتہار میں درج کرنا خلاف تہذیب ہے۔ یہ بدن کو موٹا تازہ اور طاقتور بناتا ہے تریاق کیا ہے؟ کیمیا ہے جب سے علاوہ ازیں ۱۹ خوبیاں اس میں مخفی ہیں **اول** یہ کہ تندرستی کی حالت میں ہر روز نیا لطف دکھاتا ہے (۲) بعد فراغت استعمال کے بھی پہلی ہی قوت قائم ہو جاتی ہے (۳) دماغ کی طاقت کو بڑھاتا ہے (۴) نزلہ اور زکام کو روک دیتا ہے (۵) ماء باہ (یعنی روح اور ریح اور خون) ان تینوں کو ہر وقت بڑھاتا ہے (۶) دل کو خوشی اور طاقت دیتا ہے اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے (۷) خون پیدا کر کے بدن کو موٹا تازہ بنا دیتا ہے (۸) امساک بغیر کسی منشی اشیاء کے اتنا کرتا ہے جو کسی منشی اشیاء سے ممکن نہیں (۹) منی کو نہایت غلیظ و کثرت سے پیدا کرتا ہے (۱۰) یبوست کو مٹاتا ہے **تریاق قوۃ باہ** (۱۱) نگاہ کو تیز کرتا ہے (۱۲) ذیابیطس اور بار بار کے پیشاب آنے کو خوب روکتا ہے (۱۳) پٹھوں کو طاقت دیتا ہے (۱۴) ہر مزاج کے موافق ہے (۱۵) بوڑھوں کو جوانی کا لطف دکھاتا ہے علاوہ موسم سرما میں جاڑا لگنے نہیں دیتا (۱۶) کسی قسم کی تکلیف اور بدمزگی اس کے استعمال سے نہیں ہوتی (۱۷) ایک دفعہ کے استعمال سے برسوں تک قوت بحال رہتی ہے (۱۸) بوڑھوں کو جوان بنا دینا اسی تریاق کا کام ہے (۱۹) جوانوں کو تو جواں مرد بنا دیتا ہے۔ اگر دنیا بھر میں کوئی مقوی دوا ہے تو اس سے بہتر ایک نہیں جو دوست اس کے نا معتقد ہوں وہ اسی وقت تک ہیں کہ جب تک اس عالیشان تریاق کے جادو اثر فوائد کو انہوں نے مشاہدہ نہیں فرمایا جس دن چند خوراکیں استعمال کر لیں تو پھر اس کے غلام ہیں۔ آزما دیں اور دیکھیں کہ قدرت الہی نے اس تریاق میں کیا کیا خوبیاں رکھی ہیں باوجود ان فوائد عظیمہ کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے چالیس تولہ ایک آدمی کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اور تولہ سے کم روانہ نہیں ہوگا۔

قیمت نصف تولہ ۸/ یا چالیس تولہ ۵ علاوہ محصولڈاک

(حکیم بصیری فضل احمد ہوجد رفیق حیات دنایاب انجمن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور) **تریاق قوۃ باہ**

خوش خبری

تمام اطباء اور ڈاکٹروں اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی کی اور موجب مسرت ہوگی کہ حضرت علامہ دوران سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کی بیاض یعنی مجربات نورالدین حصہ سوم چھپکر تیار ہو چکی ہے قیمت ۱۰/ طبیب حاذق ماہواری طبی رسالہ کے بائیس سالوں کا مجموعہ جو عجیب و غریب طبی مضامین پر مشتمل ہے قیمت فی جلد للعہ علاوہ محصولڈاک

مینیجر الحکم قادیان

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری امریضوں کی آہ و زاری کی آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا بلکہ پہلے مفت دوا دیتے ہیں پھر آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے معجون طلسمی قوائے تناسل جو جوانی کی غلط کاری سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں ہم نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت فی بکس عہ طلاء طلسمی پیرانہ سالی کی وجہ اور جوانی کی غلط کاری سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلاء سے فایدہ اٹھائیں انشاء اللہ ضرور اس کو مفید پائینگے قیمت فی شیشی عہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی تولہ ۸/

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۸/

المشتہر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلبگڑھ ضلع دہلی

بچوں کی تندرستی!

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس املشن دینا چاہیئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دیں پھر بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن